ماتمِ عباس کرتے جائینگے
جب بھی تاریخِ وفا دُہرائینگے

تھی سکینہ کو خوشی اس بات کی
اب چچا عباس پانی لائینگے

دشمنوں کو یاد آئینگے علی
وہ شجاعت دشت میں دِکھلائینگے

مشک پیاسی کی بچانے کے لیئے
اپنے دونوں شانے بھی کٹوائینگے

روکنے کو راستہ عباس کا
تیر ہر جانب سے سب برسائینگے

مشک چھد جائیگی پھر اِک تیر سے
گھوڑے سے عباس بھی گر جائینگے

خون سے تر ہوگا شہ کا پیرہن
سینے سے جب بھائی کو لپٹائینگے

ہاتھوں میں سرور کے لے کر ہچکیاں
ہائے عباسِ جری مر جائینگے

تھام لو دامن مفضل شاہ کا
نور کے خیمے میں یہ لے جائینگے

ہے عزادار آسرا عباس کا
عاصیوں پر وہ کرم فرمائینگے